سوال

(53) دوہری اذان اوراکہری اقامت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ایک شخص نے درج ذیل الفاظ کے ساتھ تکبیر کہی۔

«اللہ اکبر۔اللہ اکبر۔اشہدان لاالٰہ الاّاللہ۔اشہدان محمدرسول اللہ۔حی علی الصلوۃ حی علی الفلاح۔قدقامت الصلوۃ۔قدقامت الصلوۃ۔اللہ اکبر۔اللہ اکبر۔لاالٰہ الااللہ»

یہ تکبیر سن کر لوگوں نے شور مچادیا کہ یہ تکبیر ناقص اورغلط ہے۔دوہری تکبیر کہنی چاہیئے۔آپ اس مسئلہ کوحل فرما کرہفت روزہ تنظیم اہلحدیث میں شائع فرمادیں تاکہ حقیقت واضح ہو جائے۔؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

آپ کے ساتھی نے جواقامت (تکبیر) کہی وہ بخاری شریف میں ہے۔چنانچہ کتاب الصلوۃ باب الاذان فصل اول میں ہے۔

«عن انس قال ذکروا النار والناقوس فذکروا الیہود والنصاریٰ فامر بلال ان یشفع الاذان وان یوتر الاقامة قال اسمعیل فذکرتہ لایوب فقال الا الاقامة» (متفق علیہ)

یعنی حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صحابہ کرام نے آگ اورناقوس کاذکرکیا۔پس انہوں نے کہا کہ یہ یہودونصاریٰ کاکام ہے پس بلال کوحکم دیاگیاکہ اذان دوہری کہیں اوراقامت (تکبیر) اکہری کہیں۔اسمعیل (راوی) کہتے ہیں کہ میں نے اس حدیث کاذکرایوب کے پاس کیا تواس نے کہا «الاالاقامة یعنی قدقامت الصلوۃ» کالفظ دومرتبہ ہے۔

اس حدیث کامطلب یہ ہے کہ اذان کاحکم آنے سے پہلے صحابہ کرام نے آگ اورناقوس (وہ لکڑی جوبجائی جاتی ہے) کاذکرکیاہے کہ کسی اونچی جگہ آگ جلاکریاناقوس بجاکرلوگوں کواطلاع دی جائے کہ وہ نماز کےلئے آجائیں۔پھرانہوں نے یہودونصاریٰ کاذکرکیاکہ آگ یہود جلاتے ہیں۔اورناقوس نصاری بجاتے ہیں ان کی مشابہت ہمارےلئے جائز نہیں۔اس کے بعداذان کاحکم آگیا توبلال کوحکم دیاگیاکہ اذان دوہری اوراقامت اکہری کہیں مگراقامت میں قدقامت الصلوۃ کالفظ دومرتبہ ہے۔اس کے سواباقی تکبیر اکہری ہونے کامطلب یہ ہے کہ اذان کی بنسبت اکہری ہے۔اس لئے اقامت کے شروع میں اللہ اکبر کالفظ چارمرتبہ کی بجائے دومرتبہ ہے۔اورآخرمیں اللہ اکبر اللہ اکبر اذان کے موافق ہے۔یہ اکہرا یعنی ایک مرتبہ نہیں ہوگا۔

دوسری حدیث مشکوۃ کے اسی باب فصل ثانی میں حدیث ہے۔

« عن ابن عمر قال کان الاذان علی عہد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مرتین والاقامۃ مرۃ مرۃ غیر انہ کان یقول قد قامت الصلوۃ قد قامت الصلوۃ۔ رواہ ابوداؤد والنسائی والدارمی »

یعنی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اذان دومرتبہ اورتکبیر ایک مرتبہ تھی « قدقامت الصلوۃ » کالفظ دو مرتبہ ۔اس کوابوداؤد، نسائی ، دارمی نے روایت کیاہے۔

یہ دونوں حدیثیں جوپانچ کتابوں (بخاری ، مسلم ،ابوداؤد، نسائی ، دارمی) کے حوالہ سے ذکر ہوئیں ۔اکہری تکبیر کی دلیل ہیں ۔ان کے علاوہ دیگر کتب میں بھی روایات ہیں اوردوہری تکبیر کی حدیث بخاری و مسلم میں نہیں ۔ابوداؤد وغیرہ میں ہے ۔جو مشکوۃ کے اسی باب میں ہے ۔اس کے الفاظ یہ ہیں :

« عن ابی محذورۃ ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم علمہ الاذان تسع عشرۃ کلمۃ والاقامۃ سبع عشرۃ کلمۃ رواہ احمد والترمذی وابوداؤد والنسائی والدارمی وابن ماجۃ »

حضرت ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کواذان کے انیس کلمے سکھائے ۔اوراقامت کے سترہ کلمے سکھائے ۔

اوراذان کے انیس کلموں کی تشریح ابومحذورہ کی ہی روایت سے مسلم شریف میں یوں موجود ہے ۔

« عن ابی محذورۃ قال القنی الی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم التاذین بنفسہ فقال قل اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر اللہ اکبر۔ اشہدان لاالہ الاّاللہ ۔ اشہدان لاالہ الاّاللہ ۔ اشہدان محمد رسول اللہ۔ اشہدان محمد رسول اللہ ثم تعود فتقول اشہدان لاالہ الاّاللہ۔ اشہدان لاالہ الاّاللہ۔ اشہدان محمد رسول اللہ ۔اشہدان محمد رسول اللہ۔ حی علی الصلوۃ۔ حی علی الصلوۃ۔ حی علی الفلاح ۔ حی علی الفلاح ۔اللہ اکبر ۔اللہ اکبر ۔لاالہ الااللہ » (رواہ مسلم)

ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بنفس نفیس مجھے اذان سکھائی ۔پس فرمایا « اللہ اکبر ۔اللہ اکبر ۔اللہ اکبر ۔اللہ اکبر ۔ » (چارمرتبہ) « اشہدان لاالہ الااللہ » (دومرتبہ) « اشہدان محمد رسول اللہ » (دومرتبہ) دوبارہ پھر لوٹ کرتشہد کے کلمات کہیے دودومرتبہ ۔ « حی علی الصلوۃ » دومرتبہ ۔ « حی علی الفلاح » دومرتبہ ۔ « اللہ اکبر ۔اللہ اکبر » دومرتبہ « لاالہ الااللہ » ۔ایک مرتبہ ۔اس کو مسلم نے روایت کیاہے ۔

اس حدیث سے معلوم ہواکہ اذان کے انیس کلمے ترجیع کے ساتھ پورے ہوتے ہیں ۔یعنی کلمہ شہادت اوررسالت لوٹ کرپھر دودفعہ کہا جائے اور آواز پہلی دفعہ آہستہ ہواوردوسری دفعہ بلند ہو۔

دوسری حدیث میں اس کی زیادہ وضاحت ہے ۔اس کے الفاظ یہ ہیں :

« وعنہ قال قلت یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم علمنی سنۃ الاذان قال فمسح مقدم راسہ قال تقول اللہ اکبر ۔اللہ اکبر ۔اللہ اکبر ۔اللہ اکبر ۔ترفع بہا صوتک ثم تقول اشہدان لاالہ الااللہ اشہدان لاالہ الااللہ اشہدان محمد رسول اللہ اشہدان محمد رسول اللہ تخفض بہا صوتک ثم ترفع صوتک بالشہادۃ اشہدان لاالہ الاّاللہ ۔اشہدان لاالہ الااللہ ۔اشہدان محمد رسول اللہ ۔اشہدان محمد رسول اللہ حی علی الصلوٰۃ ۔ حی علی الصلوۃ ۔ حی علی الفلاح ۔ حی علی الفلاح فان کان صلوۃ الصبح قلت الصلوۃ خیر من النوم ۔الصلوۃ خیر من النوم ۔اللہ اکبر اللہ اکبر ۔لاالہ الااللہ ۔ » رواہ ابوداؤد)

ابومحذورہ رضی اللہ عنہ سے رویت ہے کہ میں نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مجھے اذان کا طریقہ سیکھلائیے ابومحذورہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے میری پیشانی پرہاتھ پھیرا اور فرمایا « اللہ اکبر ۔اللہ اکبر ۔اللہ اکبر ۔اللہ اکبر » (چاردفعہ) بلند آواز سے کہو۔پھر « اشہدان لاالہ الااللہ » ۔(دومرتبہ) « اشہدان محمد رسول اللہ » (دومرتبہ) ان دونوں کلموں کے ساتھ آواز کوپست کرو۔پھر شہادت کے ساتھ اپنی آواز کوبلند کرو۔اورکہو « اشہدان لاالہ الااللہ » (دومرتبہ) « اشہدان محمد رسول اللہ » (دومرتبہ) « حی علی الصلوۃ » (دومرتبہ) « حی علی الفلاح » (دومرتبہ) ۔اوراگر صبح کی نماز ہوتواس میں کہو۔ « الصلوۃ خیر من النوم » (دومرتبہ) ۔ « اللہ اکبر » (دومرتبہ) « لاالہ الااللہ » ۔ایک مرتبہ اسکوابوداؤد نے روایت کیا۔

اس حدیث سے اذان کے انیس کلمات کی وضاحت ہوگئی ۔ اور کہنے کا طریقہ بھی بتلادیا ۔ حنفیہ کی حالت کیسی عجیب ہے ۔ وہ ابی محذورہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے اقامت کے سترہ کلمات تومانتے ہیں ۔ لیکن انیس کلمات اذان کے نہیں مانتے اوراکہری تکبیر کاانکار کرتے ہیں ۔ حالانکہ یہ بخاری مسلم میں ہے ۔ اوردوہری تکبیر بخاری مسلم میں نہیں ۔ دوسری کتابوں میں ہے ۔ ساری اُمت اس پر متفق ہے کہ بخاری مسلم کی احادیث مقدم ہیں لیکن کس قدر تعجب ہے کہ بخاری مسلم حدیث کاانکاراور غیر بخاری مسلم کااقرار کیاجارہاہے ۔ اس سے بڑھ کرملاحظہ فرمائیے کہ حنفیہ ابی محذورہ رضی اللہ عنہ کے حدیث کاایک حصہ یعنی اقامت (تکبیر) کے سترہ کلمات مانتے ہیں اوراسی حدیث میں اذان کے انیس کلمات ہیں ان کاانکار کرتے ہیں ۔ اسی طرح حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی حدیث کاایک حصہ (اذان) مانتے ہیں لیکن اسی حدیث کے دوسرے حصے یعنی اکہری تکبیر کونہیں مانتے ۔ یہ لوگ ایسا بہت کرتے ہیں ۔ ہم نے ایک مستقل کتاب آمین رفع الیدین لکھی ہے ۔ اس میں یہ مسئلہ بڑی وضاحت سے لکھا ہے کہ تقلید کے دائرہ میں قرآن وحدیث پر عمل نہیں ہوسکتا ۔ ہم نے اس کی بہت سی مثالیں پیش کی ہیں ۔ کیونکہ جب امام کاقول خلاف حدیث آجاتا ہے تووہاں تقلید رہے گی یاقرآن وحدیث ۔

نوٹ : جن لوگوں نے اکہری اقامت پراعتراض کیا ہے ۔ ان کوزیادہ تسکین کےلئے شاہ جیلانی کی کتاب غنیۃ الطالبین سے اکہری اقامت کا ثبوت پیش خدمت ہے ۔

شاہ جیلانیؒ کی اصل عبارت حسب ذیل ہے :

«ثم یقیم فیقول اللہ اکبر ۔ اللہ اکبر ۔ اشہدان لاالہ الااللہ ۔ اشہدان محمد رسول اللہ ۔ حی علی الصلوۃ ۔ حی علی الفلاح اللہ اکبر ۔ اللہ اکبر ۔ لاالہ الااللہ»

پھر اقامت کہے پس کہے آخرتک ۔ (غنیۃ الطالبین صفحہ 6 مطبوعہ صدیقی)

شیخ جیلانی نے تکبیر اکہری لکھی ہے ۔ اگر یہ تکبیر غلط اورناقص ہے اوراس سے نمازناقص ہوتی ہے ، توحضرت شاہ جیلانیؒ اوران کی نماز کے متعلق کیا حکم ہوگا ؟

جولوگ حضرت شاہ جیلانیؒ سے محبت وعقیدت کی حد سے زیادہ دعوے کرتے ہیں کیا وہ اس پر غور کریں گے ؟ اللہ تعالی ہدایت نصیب فرمائے ۔ آمین

وباللہ التوفیق

فتاویٰ اہلحدیث

کتاب الصلوۃ، اذان کا بیان، ج2ص98

محدث فتویٰ